السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ ہم لوگ جو نماز جنازہ اونچی قرأت سے پڑھتے ہیں اس کا اور آہستہ پڑھنے کا کیا ثبوت ہے؟ اس سوال کا جواب قرآن وحدیث کی روشنی میں مفصل دہیں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

نماز جنازہ میں قرات جہرا و سرا دونوں طرح درست ہے البتہ دلائل کی رو سے سرا پڑھنا زیادہ بہتر اور اولی ہے۔ سری پڑھنے کے دلائل یہ ہیں۔

۱) سیدنا ابوامامہ سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا:

((السنة فی الصلوة علی الجنازة ان یقرأ فی التکبیرة الأولی بأم القرآن مخافتة ثم یکبر ثلاثا والتسلیم عند الآخرة))

''نماز جنازہ میں سنت طریقہ یہ ہے کہ پہلی تکبیر میں سورۃ فاتحہ آہستہ آواز میں پڑھے پھر تین تکبیریں کہے اور آخری تکبیر کے پاس سلام پھیرے''(نسائی 1/280, المحلی 5/129, المجموع 5/33, شرح معانی الآثار للطحاوی 1/288)

یعنی تکبیر اولیٰ کے بعد سورۂ فاتحہ آہستہ پڑھے پھر باقی تکبیرات میں جیسا کہ دیگر احادیث میں صراحت ہے کہ دوسری تکبیر کے بعد درود پڑھے پھر تیسری تکبیر کے بعد دُعا پڑھے اور چوتھی تکبیر کے بعد سلام پھیر دے۔ بعض صحیح روایات میں چار سے زائد تکبیرات کا بھی ثبوت موجود ہے ملاحظہ ہو۔ احکام المنائز للشیخ البانی حفظہ اللہ، امام شافعی نے کتاب الام ۲۴۰،۲۳۹/۱ پر اور انہی کی سند سے امام بیہقی ۳۹۳/۴ پر اور امام ابن الجاوری المنتقی (۲۶۵) پر لائے ہیں کہ ابوامامہ کی مذکورہ حدیث میں ہے۔

ن السنة فی الصلوة علی الجنازة أن یکبر الإمام ثم یقرء بفاتحة الکتاب بعد التکبیرة الأولی سرا فی نفسه ثم یصلی علی النبی صلی اللہ علیه وسلم ویخلص الدعاء للجنازة فی التکبیرات لا یقرأ فی شیء منهن ثم یسلم سرا فی نفسه والسنة أن یفعل من وراءه مثلما فعل إمامه))

''نماز جنازہ میں سنت یہ ہے کہ امام تکبیر کہے۔ پھر (تکبیر کے بعد) نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھے۔ پھر باقی تکبیروں میں میت کیلئے خلوص سے دعا کرے اور ان تکبیروں سے قرأت نہ کرے آہستہ آہستہ سلام پھیرے اور سنت یہ ہے کہ مقتدی بھی وہ عمل کرے جو اسکا امام کرے''۔

اور امام شافعی فرماتے ہیں:

((وأصحاب النبی صلی اللہ علیه وسلم لا یقولون بالسنة والحق إلا لسنة رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم إن شاء اللہ تعالی ,))

''یعنی اصحاب صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی مسئلے کے بارے میں کہیں کہ یہ سنت اور حق ہے تو اس کا مطلب محض یہ ہوتا ہے کہ یہ سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ ان شاء اللہ''

ان احادیث سے معلوم ہوا کہ نماز جنازہ میں سورہ فاتحہ کی قرأت آہستہ کرنا مسنون ہے اور سرا فی نفسہ مخافتۃ کے الفاظ اس مسئلہ پر صراحت سے دلالت کرتے ہیں۔ اور جہری قرأت کرنے کا استدلال اس حدیث سے ہے کہ سیدنا عوف بن مالک فرماتے ہیں:

" صلی رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم علی جنازة فحفظت من دعائه وهو یقول اللهم اغفر له وارحمه وعافه واعف عنه.))

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جنازہ کی نماز پڑھائی میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا سے یاد کر لیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کہہ رہے تھے اے اللہ اس کو بخش دے اور اس پر رحم کر اور اس کو عافیت دے معافی سے نواز دے''۔ (الحدیث)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صحابی نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جنازہ پڑھنا سے یہ دعا حفظ کی اور یہ تبھی ہو سکتا ہے جب آپ نے جہری پڑھی ہو۔ بہرکیف سری پڑھنا حدیث سے صراحتاً اور جہری پڑھنا استدلالاً ثابت ہے، اس لئے آہستہ پڑھنا زیادہ قوی و بہتر ہے۔ تفصیل کیلئے علامہ البانی حفظہ اللہ کی کتاب احکام الجنائز ملاحظہ کیجئے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

آپ کے مسائل اور ان کا حل

ج1

محدث فتویٰ